© rasailojaraid.com

تنقید و تبصرہ

معارف الحدیث جلد سوم۔ مشتمل "بر کتاب الطہارۃ" و "کتاب الصلوٰۃ"۔
تالیف مولانا محمد منظور نعمانی۔ ناشر کتب خانہ الفرقان کچہری روڈ لکھنؤ قیمت مجلد ۸ روپے غیر مجلد ۷ روپے۔

احادیث نبوی کے انتخاب کا یہ مفید سلسلہ کتب مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مرتب فرما رہے ہیں اس میں احادیث کا اردو ترجمہ اور ان کی مناسب تشریحات بھی دی گئی ہیں اس سلسلہ کتب کی پہلی جلد ایمان و آخرت سے متعلق اور دوسری جلد تزکیۂ قلب و نفس اور اصلاح اخلاق سے متعلق احادیث پر مشتمل تھی اور زیر نظر تیسری جلد میں کتاب الطہارۃ اور کتاب الصلوٰۃ سے متعلق منتخب احادیث آگئی ہیں۔

فاضل مولف فرماتے ہیں کہ یہ حدیثیں زیادہ تر مشکوٰۃ المصابیح سے لی گئی ہیں بعض حدیثیں جمع الفوائد سے ماخوذ ہیں اور چند کنز العمال سے بھی۔ اور بعض حدیثیں براہ راست صحاح کی کتابوں، صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد سے بھی لی گئی ہیں۔ یہ وہی حدیثیں ہیں جو ان الفاظ کے ساتھ مشکوٰۃ یا جمع الفوائد میں مذکور نہیں۔

ہر موضوع سے متعلق ضروری احادیث کے انتخاب، ان کے اردو ترجمے اور پھر ان کی تشریح میں مولانا نعمانی صاحب نے خاص طور پر افادۂ عمومی کو ملحوظ رکھا ہے اور اس ضمن میں کوشش کی ہے کہ ایک تو موضوع زیر بحث کا اجمالاً پورا احاطہ ہو جائے دوسرے مثال کے طور پر قراۃ الفاتحہ خلف الامام، آمین بالجہر اور رفع یدین جیسے مختلف فیہ مسائل کے بارے میں ایسی توجیہ کی جائے۔ جس سے فقہی مذاہب کے باہمی اختلافات میں تطابق ہو۔ اور ان معاملات میں ایک جامع نقطۂ نظر پیدا ہو سکے۔ واقعہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ ہے کہ محترم مولانا صاحب کی یہ بہت بڑی دینی خدمت ہے۔ اس کا اللہ تعالےٰ کے یہاں تو اجرِ عظیم ان شاء اللہ ملے گا ہی۔ لیکن ضرورت ہے کہ ہندوستان اور پاکستان دونوں ملکوں کے اسلامی حلقوں میں اس سلسلۂ کتب کی عام اشاعت ہو۔ اور اس میں احادیث نبوی کی مدد سے احکام دینی کو جس طرح پیش کیا گیا ہے اسے اساس بنایا جائے اہل سنت والجماعت کے مختلف فرقوں میں باہمی اتحاد فکر و عمل کا۔

فاضل مؤلف نے ان تعلیمات نبوی کو پیش کرتے وقت بقول ان کے اس بیسویں صدی کی پیدا کردہ ذہنی و فکری تبدیلیوں کو سامنے رکھا ہے۔ اور اس میں انہیں حضرت شاہ ولی اللہ کی مشہور کتاب حجتہ اللہ البالغہ سے بڑی مدد ملی ہے اس بارے میں وہ لکھتے ہیں۔

"اللہ تعالےٰ نے آج سے دو سو سال پہلے ٹھیک اس وقت جب کہ ان مغربی علوم و افکار کی ترقی کا آغاز ہو رہا تھا۔ اس کام کی بنیاد حضرت شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھوں سے رکھوا دی تھی۔ ان کی بے نظیر کتاب "حجتہ اللہ البالغہ" میں اس کام کے کرنے والوں اور اس راہ پر چلنے والوں کے لئے پوری روشنی موجود ہے اس عاجز کا خیال ہے کہ حدیث و سنت کے بارے میں ہمارے اس دور کے ذہنوں کو مطمئن کرنے کا جیسا سامان اس کتاب میں ہے، ایسا پورے اسلامی کتب خانہ کی کسی دوسری کتاب میں نہیں ہے۔"

اس کے بعد مولانا موصوف نے حضرت شاہ ولی اللہ کی اس بے نظیر کتاب کا یوں تعارف کرایا ہے۔

"اس کتاب میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ نے حدیث کے مقاصد و مطالب کی وضاحت اور اس کی حکمت کے بیان میں جو طریقہ اختیار کیا ہے اس کی ایک خصوصیت تو یہی ہے کہ اس سے اس دور کے ذہن بھی پوری طرح مطمئن ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ دوسری بڑی اور اہم خصوصیت اس کی یہ ہے کہ اس کی روشنی میں امت کے فقہاء مجتہدین کے فقہی و اجتہادی اختلافات کی واقعی نوعیت سامنے آجاتی ہے اور ایسا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نظر آنے لگتا ہے کہ ان ائمہ کے یہ تمام فقہی مسالک ایک درخت کی قدرتی شاخیں یا ایک بڑے دریا سے نکلنے والی نہریں ہیں۔ ان سب کا سرچشمہ ایک ہی ہے۔ اور ان میں کوئی تضاد اور حقیقی اختلاف نہیں ہے۔"

فاضل مؤلف نے اس پر بڑے افسوس کا اظہار کیا ہے کہ ہماری درس گاہوں میں ابھی تک یہ ولی اللہی طریقہ رواج نہیں پا سکا۔ حالانکہ ہمارے اس دور کے لئے اللہ تعالیٰ کی یہ خاص الخاص نعمت ہے۔ اس ضمن میں ہم یہ عرض کریں گے جس طرح حضرت شاہ ولی اللہ کی کتاب حجۃ اللہ البالغہ سے امت کے فقہا و مجتہدین کے فقہی و اجتہادی اختلافات میں نقطہ جامع سامنے آجاتا ہے اور ان مختلف فقہی مسالک میں کوئی تضاد اور حقیقی اختلاف نہیں رہتا اسی طرح اگر حکمت ولی اللہی کا غور و تدبر سے مطالعہ ہو تو جملہ ادیان و مذاہب کا نقطہ جامع بھی معین ہو سکتا ہے اور اس کی روشنی میں دینی و مذہبی عنادوں کی شدت کم کی جا سکتی ہے۔ افسوس ہے جیسے ہمارے ہاں حدیث و فقہ میں ولی اللہی طریقہ رواج نہ پا سکا، اسی طرح حکمت ولی اللہی بھی ہمارے اہل فکر کا مرجع نہ بن سکی۔

فاضل مؤلف نے خود ان کے الفاظ میں کتاب میں مندرج احادیث کی تشریح میں دوسری شروح حدیث کی بہ نسبت زیادہ استفادہ حجۃ اللہ البالغہ سے کیا ہے۔

مختلف فیہ فقہی مسائل کے بارے میں مولانا النعمانی صاحب نے اس کتاب میں جو مصالحانہ مسلک اختیار کیا ہے ہم یہاں اس کی دو تین مثالیں دینا چاہتے ہیں۔

قرأۃ الفاتحہ خلف الامام کے بارے میں دونوں فقہی مذاہب کی تائید کرنے والی احادیث بیان کر لینے کے بعد موصوف فرماتے ہیں۔

یہ مسئلہ کہ امام کے پیچھے مقتدی کو سورت فاتحہ پڑھنی چاہیئے یا نہیں؟ ان معرکۃ الآرار اختلافی مسائل میں سے ہے جن پر ہماری اس صدی میں بلا مبالغہ سیکڑوں کتابیں دونوں طرف سے لکھی گئی ہیں اور بلاشبہ ان میں سے بعض تو علم و تحقیق اور نکتہ آفرینی کے لحاظ سے شاہکار ہیں۔ لیکن معارف الحدیث کا یہ سلسلہ امت کے جس طبقے کے لئے اور جس مقصد کو سامنے رکھ کر لکھا جاتا رہا ہے یہ مباحث اس کے لحاظ سے نہ صرف غیر ضروری ہیں بلکہ بعض پہلوؤں سے مضر بھی ہو سکتے ہیں اس قسم کے تمام اختلافی مسائل میں صحیح راہ یہ ہے کہ تمام ائمہ سلف کے ساتھ نیک گمان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رکھا جائے۔ دل سے ان کا احترام کیا جائے اور سمجھا جائے کہ ان میں سے ہر ایک نے کتاب و سنت اور صحابہ کرام کے طرز عمل کا مطالعہ اور اس میں غور و فکر کے بعد جو کچھ اپنے نزدیک زیادہ راجح سمجھا ہے نیک نیتی سے اس کو اختیار کر لیا ہے۔ ان میں سے کوئی بھی باطل نہیں ہے ....."

ان تمام اختلافی مسائل میں حضرت شاہ ولی اللہ کا جو مسلک ہے اس کو ترجیح دیتے ہوئے اس ضمن میں وہ لکھتے ہیں۔

الحمد للہ پوری بصیرت اور یقین کے ساتھ اس عاجز کی رائے یہ ہے کہ ہندوستان کے مایہ فخر اور استاذ الاساتذہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے حجۃ اللہ البالغہ وغیرہ میں اصولی طور پر جو راہ عدل و اعتدال ان اختلافی مسائل کے بارے میں اختیار کی ہے، اس دور میں امت محمدیہ کے لئے بس وہی راہ ہے، جس کو اپنا لینے کے بعد امت کا بکھرا ہوا شیرازہ پھر سے جڑ سکتا ہے۔"

دوسرا اختلافی مسئلہ "امین بالجہر یا بالسر" کا ہے اس کے متعلق فاضل مولف نے لکھا ہے کہ "کوئی با انصاف صاحب علم اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ حدیث کے مستند ذخیرے میں جہر کی روایت بھی موجود ہے اور سر کی بھی، اسی طرح اس سے بھی کسی کو انکار کی گنجائش نہیں ہے کہ صحابہ اور تابعین دونوں میں امین بالجہر کہنے والے بھی تھے اور بالسر کہنے والے بھی اور یہ بجائے خود اس بات کی واضح دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں طریقے ثابت ہیں اور آپ کے زمانے میں دونوں طرح عمل ہوا ہے .... ائمہ کے درمیان اختلاف صرف افضلیت میں ہے، جواز سے کسی کو بھی انکار نہیں ہے ...."

اسی طرح مولانا نعمانی صاحب کے نزدیک بعض صحابہ مثلاً حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت جابر، حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس وغیرہ رفع یدین کے قائل تھے۔ اور متعدد صحابہ نے ترک رفع یدین کو اختیار کیا تھا۔"

الغرض امین بالجہر اور امین بالسر کی طرح رفع یدین اور ترک رفع یدین بلا شبہ دونوں عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں ...."

© rasailojaraid.com